المیزان

شمارہ نمبر ۲۲ ستمبر ۲۰۲۲ء

ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ آسٹریلیا کے لئے مخصوص رسالہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

2	اداریہ	13	سوچنے کی باتیں
3	کلام اللہ تعالیٰ	15	دو دوست اور ریچھ
4	کلام رسول ﷺ	16	نظم
5	کلام حضرت مسیح موعودؑ	17	بوجھو تو جانیں
6	خلاصہ خطبہ	18	ذرا مسکرائیے
9	نیک دوست ایک نعمت ہے	19	کھانا بنائیں اَمّی کے ساتھ
12	نظم		

زیر نگرانی: عابدہ چوہدری (صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا)

صبیحہ فاروق (سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا)

مدیرہ: نجمہ عثمان

نائب مدیرہ: محمودہ طلعت

ڈیزائینگ: عائشہ وحید

ٹائپنگ اور پروف ریڈنگ: محمودہ طلعت، صبیحہ فاروق، عائشہ وحید

اداریہ

پیارے اطفال اور ناصرات الاحمدیہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انسان ہونے کے ناطے ہم سب کا انسانوں سے ہی واسطہ پڑتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ہمیں اندازہ ہو کہ دوسروں کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے اسی لیے المیزان کے اس شمارہ میں دوستی کے موضوع پر توجہ دی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بغیر لحاظ مذہب و ملت کے تم لوگوں سے ہمدردی کرو۔ بھوکوں کو کھلاؤ۔ غلاموں کو آزاد کرو۔ قرضہ داروں کے قرض دو۔ زیر باروں کے بار اٹھاؤ اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کا حق ادا کرو۔“ (روحانی خزائن جلد ۹، صفحہ ۴۳۴)

”میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔ انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بد عملی اور ناانصافی اور بد اخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔“ (روحانی خزائن، جلد ۱۷، صفحہ ۳۴۴)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نجمہ عثمان

اپنی تجاویز اور مضامین ہمیں اس پتہ پر ای میل کریں:

sabihaarshad@hotmail.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قرآن مجید

ترجمہ: " تو کوئی ایسے لوگ نہیں پائے گا جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے ایسے لوگوں سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول سے دشمنی کرتے ہوں، خواہ وہ اُن کے باپ دادا ہوں یا اُن کے بیٹے ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے ہم قبیلہ لوگ ہوں۔ یہی وہ (باغیرت) لوگ ہیں جن کے دل میں اللہ نے ایمان لکھ رکھا ہے اور ان کی وہ اپنے امر سے تائید کرتا ہے اور وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ اُن میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہی اللہ کا گروہ ہیں۔ خبردار! اللہ ہی کا گروہ ہے جو کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔" (سورۃ المجادلہ:23)

ترجمہ: " اے میرے ربّ! تو نے مجھے امورِ سلطنت میں سے حصہ دیا اور باتوں کی اصلیّت سمجھنے کا علم بخشا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تُو دنیا اور آخرت میں میرا دوست ہے۔ مجھے فرمانبردار ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زُمرہ میں شامل کر۔" (سورۃ یوسف:102)

ترجمہ: " تو کہہ دے کہ کیا اللہ کے سوا مَیں کوئی دوست پکڑ لوں جو آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا آغاز کرنے والا ہے اور وہ (سب کو) کھلاتا ہے جبکہ اسے کھلایا نہیں جاتا۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر ایک سے جس نے فرمانبرداری کی، اوّل رہوں اور تُو ہرگز مشرکین میں سے نہ بن۔" (سورۃ انعام:15)

کلام رسول ﷺ

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ کلمات سکھائے کہ میں ان کو وتر میں پڑھا کروں۔ کلمات یہ ہیں کہ اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے ہدایت دے جنہیں تو نے ہدایت دی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں میں شامل کر کے عافیت دے جنہیں تو نے عافیت دی ہے۔ اور ان لوگوں میں شامل کر کے میرا متکفل بن جا جن کی تو نے خود کفالت کی ہے۔ اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت رکھ دے۔ اور جو شر تو نے مقدر کر رکھا ہے اس سے مجھے بچا۔

یقیناً تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ جس کا تو دوست بن جائے وہ کبھی ذلیل و رسوا نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب تو بڑی برکتوں والا اور بڑی شان والا ہے۔ یہ حدیث سنن ترمذی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ پس یہ دعا ہمیشہ ہمیں مانگتے رہنا چاہئے۔“ (سنن ترمذی حدیث 464)

حضرت عمرو بن الجموحؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”بندہ اس وقت تک ایمان خالص کا حقدار نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے محبت نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کسی سے بغض نہ رکھے۔ جب تک وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اور فرمایا اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب ترین وہ ہیں جو مجھے یاد رکھتے ہیں اور مَیں انہیں یاد رکھتا ہوں۔“

(مسند احمد بن حنبل جلد 5)

کلام حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

" میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو تو ہم بلا خوف لومۃ لائم لوگوں کی ملامت کے بغیر کسی خوف کے بغیر اسے اٹھا کر لے آئیں گے"۔ فرمایا عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع نہیں کر دینا چاہئے اور دوستوں کی طرف سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اس پر اغماض اور تحمل کا طریق اختیار کرنا چاہئے۔" (چشم پوشی کرنی چاہئے، درگزر کرنی چاہئے)۔

حضرت مولوی شیر علیؓ صاحب نے یہ بھی آگے فرمایا انہوں نے اپنی روایت میں لکھا ہے کہ آگے یہ بھی آپؑ نے فرمایا تھا کہ "اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں گے اور جب وہ ہوش میں آنے لگے تو اس کے پاس سے اٹھ کر چلے جائیں گے تا کہ وہ ہمیں دیکھ کر شرمندہ نہ ہو۔ اور آپ نے جماعت کو یہ نصیحت کی ہے کہ جماعت کے فرد بھی ایک خاندان کی طرح ہیں۔ تمہارے بھائی ہیں، آپس میں بھائی بن کر رہو اور ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپاؤ۔" (سیرۃ طیّبہ۔ صفحہ 56)

چند نکات از خطاب سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جلسہ سالانہ جماعتِ احمدیہ برطانیہ 2021ء کے تیسرے روز سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

(فرمودہ 08؍اگست 2021ء)

حضورِ انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی:

دوستوں کا حق

۔۔۔۔ بہر حال آج بیان کرنے کے لیے مختلف طبقات کے جو حقوق میں نے منتخب کیے ہیں ان میں سے ایک دوستوں کا حق ہے۔ دیکھیں کس تفصیل سے اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری راہنمائی فرمائی ہے کہ تمہارے حقیقی دوست وہی ہو سکتے ہیں جن کے دل صاف ہیں۔ اگر دل صاف نہیں تو پھر دوستی کیسی اور جب ایسے لوگوں کو دوست بنالو جن کے دل صاف ہیں تو پھر ان کا حق بھی ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۹﴾

(آل عمران:119)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے لوگوں کو چھوڑ کر دوسروں کو جگری دوست نہ بناؤ۔ وہ تم سے برائی کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ وہ پسند کرتے ہیں کہ تم مشکل میں پڑو۔ یقیناً بُغض ان کے مُونہوں سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو کچھ ان کے دل چھپاتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ یقیناً ہم تمہارے لئے آیات کو کھول کھول کر بیان کر چکے ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے دوستوں کو بھی قریبی رشتہ داروں کی فہرست میں شامل کر کے بھائی چارے کی ایسی فضا پیدا کی ہے جو قربت کے احساس کو بڑھائے۔ دوستوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ جب اس طرح دوستی ہو جائے تو اسے قائم بھی رکھنا ہے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حضرت ابو اُمامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی خاطر محبت کی اور اللہ کی خاطر نفرت کی اور اللہ کی خاطر دیا اور اللہ ہی کی خاطر کچھ دینے سے رکا رہا تو یقیناً اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔(سنن ابو داؤد)

خدا کی خاطر دوستی نبھانا، یہی حقیقی دوستی قائم رکھ سکتا ہے اور رکھتا ہے۔ عارضی دوستی نہیں ہوتی جس میں دراڑیں پڑ جائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کے بغیر دوستی ہے وہ دوستی عارضی ہوتی ہے۔ پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اللہ کے بندوں میں کچھ ایسے بھی ہوں گے جو انبیاء اور شہیدوں میں سے نہ ہوں گے لیکن قیامت والے دن اللہ کے پاس ان کے رتبہ کی تعریف انبیاء اور شہداء بھی کر رہے ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کون لوگ ہوں گے وہ؟ آپؐ نے فرمایا وہ جو اللہ کی خاطر محبت کرنے والے ہوں گے کیونکہ ان کے درمیان نہ کوئی رشتہ داری ہو گی نہ ہی کوئی لین دین کا معاملہ ہو گا۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے نور سے پُر ہوں گے اور وہ نور سے بھرے ہوں گے۔ جب قیامت والے دن لوگ خوفزدہ ہوں گے تو اس وقت ان کو نہ تو خوف ہو گا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

پس یہ ہے آپس کی محبت اور دوستی کرنے کا نتیجہ اور اللہ تعالیٰ کا ہم پہ یہ احسان۔ پھر حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے لیے اس کی غیر موجودگی میں دعا مانگتا ہے تو فرشتہ اس کے حق میں کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی اسی طرح ہو۔(صحیح مسلم)

یہاں صرف حقیقی بھائی مراد نہیں ہے ان کے لیے تو عموماً انسان دعا مانگتا ہے۔ اس بھائی چارے میں غیر رشتہ دار اور دوست بھی شامل ہیں۔ اسلام نے پیار کی ایسی بنیاد ڈالی ہے کہ جس کی مثال نہیں ہے۔ یہ بھائی چارہ اور دوستی ہی ہے جو ایک دوسرے کے لیے دعا کرنے کی طرف راغب کرتی ہے اور فرشتوں کی دعا لینے کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

دوستی کے معیار

پھر آپؐ دوستی کے معیار کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ کیا معیار ہونا چاہیے۔ ایک مثال دے کے بیان فرماتے ہیں کہ چوری بھی ایک بُری صفت ہے لیکن اگر اپنے دوستوں کی چیز بلا اجازت استعمال کر لی جائے تو معیوب نہیں۔ عام دنیاداروں میں دیکھا

جاتا ہے بشرطیکہ دوست ہوں دوستی پکی ہے تو بغیر پوچھے بھی استعمال کر لی، چیز نکال لی تو کوئی بری بات نہیں۔ یہ چوری نہیں۔ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ دو شخصوں میں باہمی دوستی کمال درجہ کی تھی اور ایک دوسرے کا محسن تھا۔ اتفاقاً ایک شخص سفر پر گیا۔ دوسرا اس کے بعد اس کے گھر میں آیا اور اس کی کنیز سے دریافت کیا کہ میرا دوست کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ سفر کو گیا ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ اس کے روپیہ والے صندوق کی چابی تیرے پاس ہے؟ کنیز نے کہا کہ ہاں میرے پاس ہے۔ اس کے سیف (Safe) کی چابی میرے پاس ہے یہاں چھوڑ گیا ہے۔ اس نے کنیز سے وہ صندوق منگوایا وہ سیف منگوا کر جہاں رقم رکھی ہوئی تھی چابی لی اور خود کھول کر کچھ روپیہ اس میں سے لے لیا۔ جب صاحبِ خانہ (گھر والا) واپس آیا تو کنیز نے کہا کہ آپ کا دوست گھر میں آیا تھا۔ یہ سن کر صاحب خانہ کا رنگ زرد ہو گیا اور اس نے پوچھا کہ کیا کہتا تھا؟ کنیز نے کہا کہ اس نے مجھ سے صندوق اور چابی منگوا کر خود آپ کا روپیہ والا صندوق کھولا اور اس میں سے روپیہ نکال کر لے گیا۔ پھر تو وہ صاحب خانہ، جو گھر والا تھا، جو مالک تھا اس کنیز پر اس قدر خوش ہوا کہ بہت ہی پھولا اور صرف اس صلہ میں کہ اس نے اس کے دوست کا کہا مان لیا اس کو ناراض نہیں کیا۔ ناکام واپس نہیں لَوٹایا۔ اس کنیز کو اس نے آزاد کر دیا اور کہا کہ اس نیک کام کے اجر میں جو کہ تجھ سے ہوا میں آج ہی تجھے آزاد کرتا ہوں (ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 268)

پس یہ ایسی دوستی اور اخوت ہے جس کا حق ایک دوسرے کو ادا کرنا چاہیے۔ اس دوستی کے حق کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس خوبصورت انداز میں بیان فرماتے ہیں کہ ”میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہد دوستی باندھے۔ مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع نہیں کر سکتا۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور لوگوں کا ہجوم اس کے گرد ہو تو بلا خوف لومۃ لائم کے اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔ عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے۔ اس کو آسانی سے ضائع کر دینا نہ چاہئے اور دوستوں سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اسے اغماض اور تحمل کے محل میں اتارنا چاہئے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 8)

اب کوئی مرید تو ایسی بات نہیں کرے گا۔ یہ آپ عام دوستوں کی ہی بات کر رہے ہیں۔ یہ ہے دوستی کے حق کا معیار کہ ایک دفعہ دوست کہہ دیا تو پھر آخر تک اس کا ساتھ نبھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچوں کا کام ہے کہ اپنے والدین کے دوستوں سے بھی حسن سلوک کریں اور ان کا حق ادا کریں۔۔۔۔

نیک دوست ایک نعمت ہے!

قدسیہ نور شرما (مجلس مارسڈن پارک)

اچھے لوگوں سے واسطہ رکھنا

جلنے والوں سے فاصلہ رکھنا

دوستی کا ہنر نہیں آساں

سر بلند اپنا حوصلہ رکھنا

پیارے ساتھیو! کیا آپ جانتے ہیں کہ 'دوست' اور 'دوستی' کیا ہے؟ دوست وہ انسان ہے جو ہر اچھے کام میں آپ کے ساتھ شامل ہو اور آپ کا حوصلہ بڑھائے۔ مصیبت کے وقت آپ کے کام آئے اور مشکل میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑے۔ اسی طرح دوستی وہ تعلق یا رشتہ ہے جو دو یا دو سے زائد لوگوں کے درمیان مہربانی، خلوص، قربانی اور درگزر کرنے سے بنتا اور دیر تک قائم رہتا ہے۔ اس لیے کہتے ہیں کہ 'نیک دوست ایک نعمت ہے'۔

لیکن آپ کے دوست اور ان کی دوستی کبھی کبھی آپ کی روزمرّہ کی زندگی پر بھی اثر ڈالتے ہیں جیسا کہ آپ کی پسند نا پسند، آپ کی سوچ، بات کرنے کا انداز اور عادات وغیرہ۔ جتنی آپ کی دوستی کسی انسان سے بڑھے گی۔ اتنا ہی آپ اور آپ کا دوست ایک دوسرے کی شخصیت پر حاوی ہوں گے، یعنی کہ ایک دوسرے سے متاثر ہو کر نہ چاہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی نقل کریں گے۔ اسی لیے وہ احمدی بچے جو اچھے اور نیک بچوں سے دوستی کرتے ہیں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ساتھ، اپنی زندگیوں میں بھی کامیاب ہوتے ہیں۔

اسی طرح جو بچے بُری عادات رکھنے والے بچوں کو اپنا دوست بناتے ہیں وہ ہمیشہ مشکل میں رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک بچے کے اسکول میں دو دوست ہیں۔ اس کا ایک دوست سچ بولتا ہے، غصہ، گالیوں اور بُرائی کی باتوں سے دور رہتا ہے۔ اس بچے کا دوسرا دوست، ضرورت پڑنے پر جھوٹ بول لیتا ہے اور سزا ملنے کے خوف یا شرمندگی سے بچنے کے لیے، اپنے بُرے کام کا

الزام دوسروں پر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس صورتِ حال میں کیا وہ بچہ اپنے دونوں دوستوں سے دوستی رکھ پائے گا؟ ہرگز نہیں! کیونکہ کسی سے بھی دوستی اسی صورت میں قائم رہ سکتی ہے، جب ایک دوست دوسرے دوست کی باتوں اور کاموں میں اس کا ساتھ دے۔ ظاہر ہے کہ ایک اچھا احمدی بچہ ایسا نہیں کرے گا اور اگر وہ دوست اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو، محض اللہ تعالیٰ کی خاطر، اسے چھوڑنا پڑے، تو چھوڑ دے گا۔ تب ہی ایک اچھا احمدی بچہ بُرائیوں سے بچ پائے گا۔ اور اپنے اچھے دوست کے ساتھ مل کر وہ کام کرے گا جو سب کے لیے مفید ہو اور ان دونوں کو اچھے کامیاب انسان بننے میں مدد دے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایمان لانے والوں کو نیک لوگوں سے دوستی کرنے کی طرف توجہ دلائی اور بتایا ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں، وہ سب ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمارا مذہب اسلام ہمیں دوسرے لوگوں سے دوستی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے اسکول میں پڑھنے والے بچے یا پڑوسی وغیرہ۔ بلکہ یہ بات سمجھاتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں وہ سب چھوٹے اور بڑے فیصلے دعا کے ساتھ، سوچ سمجھ کر کرتے ہیں اور نیکی کو معیار بنا کر ہی دوست بناتے ہیں۔ اور دوستی کسی کے ظاہری روپ اور بڑی بڑی باتوں سے متاثر ہو کر نہیں کرتے۔

مثلاً اگر کوئی انسان اپنے کپڑوں، نت نئی چیزوں، کھیل، گیت، اداکاری یا ہوشیاری کی وجہ سے اسکول یا پھر دنیا میں مشہور ہو، تو صرف ان ظاہری باتوں سے متاثر ہو کر اس شخص سے دوستی کرنا۔ یا پھر مجبُوراً کسی کو اپنا دوست کہنا کیونکہ وہ 'سوشل میڈیا (Social Media)' پر مشہور ہے اور دوسرے دوست بھی یہی کر رہے ہیں وغیرہ۔ جِسے انگریزی زبان میں 'پیر پریشر' (Peer Pressure) بھی کہتے ہیں۔ اس طرح کی دوستی اور دوست آپ کی اپنی صلاحیتوں کو بڑھنے سے روکتے ہیں اور آپ کی دینی اور دنیاوی ترقی کی راہ میں رُکاوٹ بن سکتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے، ایک موقع پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے نیک اور بُرے دوست کی مثال دو لوگوں سے دے کر فرمایا کہ:

> "ایک شخص کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری والا مفت میں خوشبو دے جائے گا۔ اس کی مہک سے تو فائدہ اٹھا جائے گا اور بھٹی والے کے قریب بیٹھنے سے کپڑے جل جائیں گے اور اس کا بدبودار دھواں تنگ کرے گا۔" (مسلم کتاب البرّ والصلۃ)

اس کے علاوہ کیا آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اچھی، نیکی کی باتیں بتانے والی اور معلوماتی کتاب بھی انسان کی بہترین دوست ہے! اسی لیے مفید کتابوں کو غور اور دلچسپی سے پڑھنے سے نا صرف آپ بہت سی اچھی باتیں سیکھتے ہیں بلکہ آپ کا قیمتی وقت ایک اچھے کام کو کرنے میں گزرتا ہے۔ اور ان اچھی کتابوں میں سب سے پہلا نام کون سی کتاب کا ہے؟ جی ہاں۔ وہ کتاب ہے اللہ تعالیٰ کا پاک کلام، قرآن مجید۔

اسی طرح تمام احمدی بچوں کو، ناصرات و اطفال کے نصاب، کے علاوہ بھی جماعتِ احمدیہ کی شائع کردہ کتابیں پڑھنے کی عادت اپنانی چاہیے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء احمدیت اور بہت سی اور کتابیں، رسائل وغیرہ، جن میں آپ کا اپنا المیزان بھی شامل ہے۔

دوست بہتر کتاب ہے اچھی

اسی صحبت سے سلسلہ رکھنا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، حضرت مرزا مسرور احمد، خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی محبت بھری اس دعا کو، ہم سب کے حق میں قبول فرمائے، حضور فرماتے ہیں کہ:

"اللہ تعالیٰ ہم سب کو کستوری کی خوشبو بانٹنے والا بنائے اور ہمارے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا ہوں جو نہ صرف ہمیں فائدہ پہنچا رہی ہوں بلکہ لوگ بھی ہم سے فائدہ اٹھا رہے ہوں۔" آمین۔ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 398)

(صحبت صالح ترا صالح کند، 14 اکتوبر 2020، الفضل آن لائن)

میری MUM اور میں دوست ہیں

عبیرہ خان (مجلس پیسز تھ)

میری MUM اور میں دوست ہیں۔

ہماری دوستی میں کوئی بھی نہیں آسکتا۔

میری MUM میرا خیال رکھتی ہیں،

جب مجھے ہئی (تکلیف) ہو یا نہ ہو۔

جب میری MUM کو ہئی (تکلیف) ہو تو میں ان کا خیال رکھتی ہوں۔

ہم ایک دوسرے سے چیزیں Share کرتے ہیں۔

جماعت سے نماز پڑھتے ہیں،

اور ایک دوسرے کے لیے دعا کرتے ہیں۔

میری MUM اور میں ساتھ حضور کو خط لکھتے ہیں۔

ناصرات کی کلاس Attend کرتے ہیں۔

ساتھ ہی MTA اور Cartoons بھی دیکھتے ہیں۔

مزے مزے کا کھانا بھی بناتے ہیں۔

میں اور MUM وہ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے اللہ میاں خوش ہو۔

کہنا یہ ہے کہ میری MUM پوری دنیا میں میری سب سے اچھی دوست ہیں۔

اللہ میاں ہمیں ہمیشہ خوش رکھے۔ آمین۔

سوچنے کی باتیں

بیان فرمودہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ

حفصہ احمد (مجلس کاسل ہل)

بچے کے کان میں اذان کہنے کی حکمت

فرانس میں ایک دفعہ ایک لڑکی کو دورے پڑنے شروع ہوئے جب اسے دورہ پڑتا تو وہ جرمن زبان میں بعض مذہبی دعائیں پڑھنا شروع کر دیتی وہ فرانسیسی لڑکی تھی اور جرمن زبان کا ایک حرف بھی نہیں جانتی تھی۔ جب دورے میں اس نے جرمن زبان میں باتیں شروع کیں تو ڈاکٹروں نے فوراً شور مچا دیا کہ اب تو جن ثابت ہو گئے یہ لڑکی تو جرمن زبان نہیں جانتی۔ یہ جو جرمن زبان بول رہی ہے تو ضرور اس کے سر پر جن سوار ہے آخر ایک ڈاکٹر نے اس کے متعلق تحقیقات شروع کی وہ حافظہ کا بہت بڑا ماہر تھا۔ جب اس نے تحقیق کی تو اسے معلوم ہوا کہ جب یہ لڑکی دو اڑھائی سال کی تھی تو اس وقت اس کی ماں ایک جرمن پادری کے پاس ملازم تھی جب وہ پادری جرمن زبان میں سرمن پڑھتا تو یہ لڑکی اس وقت پنگھوڑے میں پڑی ہوتی تھی جب اسے یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اس جرمن پادری کی تلاش میں نکلا اسے معلوم ہوا کہ وہ جرمن پادری اس وقت سپین میں ہے۔ سپین پہنچنے پر اسے معلوم ہوا کہ وہ پادری ریٹائر ہو کر جرمنی چلا گیا ہے اس کی تلاش میں جرمنی پہنچا۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ پادری مر گیا ہے۔ مگر اس نے اپنی کوشش نہ چھوڑی اور اس نے گھر والوں سے کہا کہ اگر اس پادری کے کوئی پرانے کاغذات ہوں تو وہ مجھے دکھائے جائیں۔ گھر والوں نے تلاش کر کے اسے بعض کاغذات دیئے اور جب اس نے ان کاغذات کو دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ دعائیں جو بے ہوشی کی حالت میں وہ لڑکی پڑھا کرتی تھی وہ وہی ہیں جو اس پادری کی سرمن تھی۔ اب دیکھو دو اڑھائی سال کی عمر میں ایک پادری نے اس کے سامنے بعض باتیں کیں جو اس کے دماغ میں اللہ تعالیٰ نے محفوظ کر دیں۔

یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کے گھر میں بچہ پیدا ہو تو فوراً اس کے ایک کان میں اذان اور دوسرے کان میں اقامت کہو۔ یورپ کے مدبرین نے تو آج یہ معلوم کیا ہے کہ انسانی دماغ میں سالہا سال کی پرانی

چیزیں محفوظ رہتی ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی تم اس کے کان میں اذان کہو کیونکہ اب وہ دنیا میں آگیا ہے اور اب اس کا دماغ اس قابل ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو محفوظ رکھے۔ (سیر روحانی جلد دوم صفحہ 138)

بہادر کون ہے

حدیث میں آتا ہے جب کسی کو غصہ آئے تو اگر وہ اس وقت چل رہا ہو تو کھڑا ہو جائے اگر کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اور اگر پھر بھی غصہ ٹھنڈا نہ ہو تو پانی پی لے۔ میں نے بچپن میں دیکھا ہے کہ جب بعض طالب علموں کی آپس میں لڑائی ہو جاتی ہے تو ایک پانی لے کر دوسرے کے منہ میں ڈالنے لگ جاتا اور اس طرح وہ لڑکا جسے غصہ آیا ہوتا تھا بے اختیار ہنس پڑتا اور غصہ جاتا رہتا۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے نفس کے دبانے کو اتنی اہمیت دی ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے۔

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (بخاری۔)

کہ بہادر اس کو نہیں کہتے جو کُشتی میں دوسرے کو گرا لے، بہادر وہ ہے جسے غصہ آئے تو وہ اسے روک لے۔

پس بہادر غلام محمد پہلوان نہیں، بڑا بہادر ککر سنگھ پہلوان نہیں بلکہ بڑا بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے جذبات پر قابو رکھے اور اس کو روک لے۔ اس بارہ میں حضرت علیؓ کی ایک مثال بڑی ایمان افزاء ہے۔ جنگ خیبر میں ایک بہت بڑے یہودی جرنیل کے مقابلہ کے لئے نکلے اور بڑی دیر تک اس سے لڑتے رہے چونکہ وہ بھی لڑائی کے فن کا ماہر تھا اس لئے کافی دیر تک مقابلہ کرتا رہا۔ آخر حضرت علیؓ نے اسے گرا لیا اور آپ اس کی چھاتی پر چڑھ کر بیٹھ گئے اور ارادہ کیا کہ تلوار سے اس کی گردن کاٹ دیں۔ اتنے میں اس یہودی نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ اس پر حضرت علیؓ اسے چھوڑ کر الگ کھڑے ہو گئے۔ وہ یہودی سخت حیران ہوا کہ انہوں نے یہ کیا کیا؟ جب یہ میرے قتل پر قادر ہو چکے تھے تو انہوں نے مجھے چھوڑ کیوں دیا؟ چنانچہ اس نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ آپ مجھے چھوڑ کر الگ کیوں ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تم سے خدا کی رضا کے لئے لڑ رہا تھا مگر جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو مجھے غصہ آگیا اور میں نے سمجھا کہ اب اگر میں تم کو قتل کروں گا تو میرا قتل کرنا اپنے نفس کے لئے ہو گا، خدا کے لئے نہیں ہو گا۔ پس میں نے تمہیں چھوڑ دیا تا کہ میرا غصہ فرو ہو جائے اور میرا تمہیں قتل کرنا اپنے نفس کے لئے نہ رہے۔ یہ کتنا عظیم الشان کمال ہے کہ عین جنگ کے میدان میں انہوں نے ایک شدید دشمن کو محض اس لئے چھوڑ دیا تا کہ ان کا قتل کرنا اپنے نفس کے غصہ کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو۔ (سیر روحانی جلد اول صفحہ 155-156)

دو دوست اور ریچھ

سدرۃ المنتہیٰ (مجلس پیز تھ)

پیارے بچوں ایک دن دو دوست پپو اور راجو کیمپنگ کے لیے دور دراز علاقے میں چھٹیاں گزارنے گئے۔ چلتے پھرتے اور فطرت کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ بہت دور جنگل میں نکل آئے۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک ریچھ ان کے پاس بہت تیزی سے آرہا ہے۔ وہ خوفزدہ ہو گئے۔ راجو جو درختوں پر چڑھنے کے بارے میں سب جانتا تھا، ایک درخت کی طرف بھاگا اور تیزی سے اوپر چڑھ گیا۔ اس نے ایک بار بھی پپو کے بارے میں نہیں سوچا۔

پپو کو درخت پر چڑھنا نہیں آتا تھا۔ پپو نے ایک سیکنڈ کے لیے سوچا اور اسے یاد آیا۔ اس نے سنا تھا کہ اگر آپ زمین پر لیٹ جاتے ہیں تو جانور آپ کے پیچھے نہیں بھاگتے۔ تو وہ زمین پر گر گیا اور کچھ دیر کے لیے اپنی سانس روک لی۔ ریچھ نے اسے کچھ دیر سونگھا اور سوچا کہ وہ مر گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے راستے پر چلا گیا۔

جب راجو درخت سے نیچے آیا تو اس نے پپو سے پوچھا۔ ریچھ نے تمہارے کان میں کیا سرگوشی کی؟ پپو نے جواب دیا،

"ریچھ کہہ رہا تھا کہ تم جیسے دوست سے دور رہنا بہتر ہے"۔

کہانی کا سبق: اچھا دوست وہ ہوتا ہے جو ضرورت کے وقت مدد کرتا ہے۔

میری پیاری بی بِلّی

محمودہ طلعت (مجلس مارسڈن پارک)

بِلّی میری پیاری ہے
نیلی آنکھوں والی ہے
بال ہیں لمبے اور بھورے
سر سے لے کر دُم تک پورے
بھوک لگے تو جھٹ پٹ آئے
نیند آنے پر غُٹ سو جائے
بھولی سی ہاں موہِنی ہے یہ
چھوٹی سی پر موٹی ہے یہ
سو بُلاؤ جب تو ہاتھ نہ آئے
پھر وہ دور سے کھیل رچائے
میں جو رُوٹھوں تب وہ آئے
کرتی میاؤں لپٹی جائے
دن بھر گانے گاتی ہے
پر وہ کسی سے نہ ڈرتی ہے
کوئی جب بھی ستائے مجھے
خوب سبق سکھلائے اسے
آڑی تِرچھی شکل بنائے
سینہ تانے اور غرائے
اور سنو شیر کی خالہ ہے
آفت کی پرکالہ ہے
سنگ مرے جب گھر رہ جائے
کھیل پسند کے سب دکھلائے
اُچھلے خوب اُودھم بھی مچائے
سارے گھر کو سر پہ اُٹھائے
کہنا نہ ماننے میں آئے
چنچل سی نٹ کھٹ بن جائے
وہ کرے اور بھگتوں میں سب
گھر اماں باوا لوٹیں جب
اُس سَمَے بھولی بن رہے وہ
اور ذرا نہ مدد کرے وہ
کام سے ملی فرست جو
شان سے گود آ بیٹھے وہ
کیا کروں اِتنی دُلاری مجھے
یوں بھی بے حد پیاری مجھے

بوجھو تو جانیں!

طابق احمد شرما (مجلس مارسڈن پارک)

1) اردو زبان کا وہ کونسا لفظ ہے جو ہر شخص ہمیشہ غلط ہی پڑھتا ہے؟

2) دو سگے بھائی،
کبھی اِکٹھے، کبھی جدا۔

3) فُٹ (Foot) بھر اس کی لمبائی،
کُل دنیا اس میں ہے سمائی۔

4) جس کو ضرورت اس کو پیارا،
ناک سواری، آنکھ نظارہ۔

5) مٹی میں جسے دبایا،
بن ٹھن کر وہ باہر آیا۔

6) بارش بھگوئے نہ آگ جلائے،
میں جہاں جاؤں میرے پیچھے آئے،
کوئی اس کو پکڑ نہ پائے،
اندھیرے کو دیکھے تو مر جائے۔

جوابات: (1) لفظ 'غلط'، (2) دروازے کے دو کواڑ یا پَٹ، (3) نقشہ، (4) نظر والا چشمہ یا نظر کی عینک، (5) پودا، (6) سایہ

ذرا مسکرائیے

ایک انتہائی دبلی پتلی لڑکی کا تقرر بطور ٹیچر ایک اسکول میں ہوا۔
ایک دن اس نے بچوں سے پوچھا کہ
زمین کیوں گھومتی ہے؟
نالائق شاگرد: مس جی ناشتہ واشتہ کر کے آیا کریں، نہیں تو زمین ایسے ہی گھومتی محسوس ہو گی۔

ایک سہیلی (دوسری سے): "جب سورج کی پہلی کرن مجھ پر پڑتی ہے میں اٹھ جاتی ہوں۔"
دوسری سہیلی: "لیکن تمہاری امی کہتی ہیں کہ تم پورا دن سوتی رہتی ہو۔"
پہلی سہیلی: "ہاں دراصل میرے کمرے کی کھڑکی مغرب میں ہے نا۔"

استاد نے پوچھا: "اگر تمہارے دوست کو دو سو کی ضرورت ہو اور تمہارے پاس پانچ سو کا نوٹ (Note) ہو.... تم وہی نوٹ اس کے حوالے کرتے ہو تو وہ کتنے پیسے واپس کرے گا؟"
شاگرد: "کچھ بھی نہیں۔"

ایک دوست (دوسرے سے): "ڈاکٹر (Doctor) نے مجھے کرکٹ (Cricket) کھیلنے سے منع کر دیا ہے۔"
دوسرا دوست: "شاید اس نے تمہیں کرکٹ (Cricket) کھیلتے ہوئے دیکھ لیا ہے۔"

ایک دوست (دوسرے سے): "میرے ابو نے ہمارے لیے نیا گھر خریدا ہے اور میں نے اپنا کمرہ بہترین طریقے سے سجایا ہے۔"
دوسرا دوست: "کیسے سجایا ہے؟"
پہلا دوست: "بالکل کلاس روم (Classroom) کے انداز میں، تاکہ مجھے خوب گہری نیند آئے۔"

کھانا بنائیں اَمّی کے ساتھ

محمودہ طلعت (مجلس مارسڈن پارک)

عید الفطر کی آمد آمد ہے! عید مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشیوں اور برکتوں کا تحفہ لاتی ہے۔ بچوں کے لیے تو یہ دن کچھ اور بھی خاص ہوتا ہے، جس پر انھیں اپنی پسند کے کھانے اور پہننے کی چیزوں کے ساتھ ساتھ، عیدی بھی ملتی ہے۔ جس میں سے احمدی بچے صدقہ دینا کبھی نہیں بھولتے، اس لیے کہ وہ انسانیت کے لیے درد مند دل رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی اہمیت کو خوب جانتے ہیں۔

اس میٹھی عید کی مُناسبَت سے، ہم نے سوچا کہ کیوں نہ، سِویوں ہی کی ترکیب ہو جائے۔ کیونکہ 'سِوَیّاں بِن عید کیسی'۔

سِویاں۔(Vermicelli)

اجزاء :

- سویاں(Vermicelli) 2کپ(Cups)
- دودھ بالائی والا(Full Cream Milk) ڈھائی کپ
- چینی(Sugar) ۔ تین چوتھائی کپ
- مکھن(Butter) 2 سے 3 کھانے کے چمچ
- الائچی(Cardamom) ۔6عدد
- چُھوارے / خشک کھجوریں(Dried Dates) 6 عدد لمبائی میں کاٹ لیں

- خشک میوہ جات (Mixed Dry Fruits- Almonds, Walnuts, Pistachios and Sultanas etc.)۔ تین چوتھائی کپ (Cup 3/4)
- نمک۔ ایک چٹکی (A Pinch of Salt)

ترکیب:

- مکھن کو گرم کر کے اس میں سویاں شامل کریں اور کچھ منٹ (Minutes) کے لیے ہلکی آنچ پر انہیں تل لیں۔
- اب سوئیوں کو فرائنگ پین (Frying-Pan) سے نکال کر الگ کر لیں۔
- اسی پین (Pan) میں خشک میوہ جات، کھجوریں اور الائچی تلیں۔
- پھر دودھ، چینی اور نمک شامل کریں اور اس وقت تک پکائیں کہ دودھ گاڑھا ہو جائے۔
- اب سویاں بھی شامل کر دیں اور دودھ کو خشک کر لیں۔
- گرما گرم یا ٹھنڈا کر کے پیش کریں۔ اور میٹھی عید کا لطف اٹھائیں۔